اسکول کی کاپی کتابوں اور عربی کے کاغذات کو بیچ دیا جائے یا جلا دیا جائے؟

ریفرنس نمبر:Pin 6205

تاریخ29-06-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ بچوں کے اسکول کی جو کتابیں کاپیاں فالتو ہو جائیں، ان کو بیچنا درست ہے یا پھر جلا دیا جائے؟ یونہی عربی کاغذات کا کیا حکم ہے؟

سائل:سعید عطاری(علی پور فراش،راولپنڈی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عربی کاغذات اور اسکول کی جو کاپیاں کتابیں قابلِ انتفاع نہ رہی ہوں، ان میں سے آیات، احادیث، اللہ عزوجل، فرشتوں، اور انبیاء کرام کے اسمائے گرامی اور مسائل فقہ الگ کر کے بقیہ کو فروخت کیا جاسکتا ہے، ورنہ ان کاپیوں کتابوں کو کسی تھیلے وغیرہ میں بند کر کے گہرے دریا یا بیچ سمندر میں کوئی وزنی پتھر باندھ کر اس طرح ڈال دیا جائے کہ وہ پانی کی تہہ میں چلے جائیں، پھر باہر ایسی جگہ نہ آسکیں جہاں ان کی بے ادبی کا احتمال ہو اور سب سے بہتر طریقہ انہیں پاک کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دینا ہے۔ دفن کرنے کا طریقہ کار یہ ہے کہ یا تو ان کے لیے لحد (یعنی بغلی قبر) بنائی جائے یا صندوق نما قبر کھودیں تو چھت بنا کر مٹی ڈالی جائے، جیسے میت کے لیے قبر بنائی جاتی ہے تاکہ ان پر ڈائریکٹ مٹی نہ پہنچے۔

در مختار میں ہے:"الکتب التی لا ینتفع بھا یمحی عنھا اسم اللہ وملائکتہ ورسلہ ویحرق الباقی، ولا باس بان تلقی فی ماء جار، کما ھی او تدفن وھو احسن" ترجمہ:وہ کتابیں جو قابل انتفاع نہ رہیں ہوں، ان میں سے اللہ عزوجل، فرشتوں اور رسولوں کے نام مٹا کر بقیہ کو جلا دیا جائے، یا وہ کتابیں جس حالت میں ہوں، اسی طرح انہیں جاری پانی میں بہا دیا جائے، یا دفن کر دیا جائے، اور دفن کرنا زیادہ اچھا ہے۔"

(درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، جلد9، صفحہ696، مطبوعہ کراچی)

وقار الفتاوی میں ہے:"قرآن پاک کے بوسیدہ اور پرانے اوراق اور وہ اخبارات جن پر قرآنی آیات و احادیث وغیرہ لکھی ہوئی ہوتی ہیں، ان کو جمع کرنا اور اس کے بعد ایک مقام پر دفن کر دینا یا کھلے پانی جیسے سمندر یا دریا وغیرہ میں پتھر باندھ کر ڈال دینا سب سے زیادہ مناسب ہے۔"

(وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 100، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے اخبار کی ردی فروخت کرنے کے متعلق سوال ہوا، تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:" جبکہ ان میں آیت یا حدیث یا اسمائے معظمہ یا مسائل فقہ ہوں، تو جائز نہیں، ورنہ حرج نہیں، ان اوراق کو دیکھ کر اشیائے مذکورہ ان میں سے علیحدہ کرلیں، پھر بیچ سکتے ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 400، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25 شوال المکرم 1440ھ 29 جون 2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے